طاہر القادری
اور
علمائے ہند و پاک

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ (شاخ) شہر بستی یوپی۔

Imagitor

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طاہر القادری
اور
علمائے ہند و پاک

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ (شاخ) شہر بستی یوپی

Islamic Foundation Banaras

نام کتاب : طاہر القادر اور علما ہند و پاک

مرتب : محمد جاوید نظامی

بار اوّل : (۱۴۳۶ھ/۲۰۱۴ء)

کمپوزنگ : افضل حسین (بستوی، دہلی

تعداد : دو ہزار (۲۰۰۰)

مطبع : نیو انڈیا آفسیٹ پریس، دہلی

قیمت : دُعائے خیر

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ

(شاخ) شہر بستی یوپی

فقیہ الہند شارح بخاری

حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ

(سابق صدر شعبۂ افتاء مبارک پور)

مسئلہ از: مولانا محمد سردار احمد پاکستان

ایک شخص کہتا ہے کہ حنفیت، بریلویت، دیوبندیت، وہابیت ایسے عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے؟

الجواب چونکہ یہ شخص صلح کلی ہے اس لئے اس قول میں وحشت سے مراد یہی ہے کہ وہ حنفیت، سنیت، بریلویت سے بھی بیزار ہے اور یہ اس کی گمراہی ہے جو کفر تک پہنچی ہوئی ہے۔ صحیح حدیث میں ہے۔ تفترق امتی علی ثلث و سبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ (میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب کے سب جہنم میں ہیں سوائے ایک کے) اس حدیث کا صریح منطوق یہ ہے کہ کلمہ گو کے مختلف فرقوں میں ایک فرقہ ضرور حق پر ہے اور جب اسے ہر فرقہ سے وحشت ہوتی ہے تو وہ اہل حق فرقہ کو بھی جہنمی اور باطل پرست جانتا ہے اور یہ یقینا گمراہی اور کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ جو شخص یہ کہے کہ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں، ایسے شخص کے بارے میں صاف صریح حکم شرعی کیا ہے؟ جس کی جماعت انجمن تحریک میں تمام مسالک و مکاتیب فکر خصوصا روافض، وہابیہ، دیوبندیہ، غیر مقلدین کے لئے دروازہ کھلے ہوں۔ بینوا توجروا

الجواب مطلقا فرقہ واریت پر لعنت بھیجنا خود لعنت کا مستحق ہونا ہے جب کوئی شخص یا کوئی جماعت گمراہی کی بات کرے تو حق پرست افراد پر فرض ہے کہ اس کا رد کرے اور مسلمانوں کو اس باطل پرست اور باطل عقیدہ سے آگاہ کر کے مسلمانوں کو ان سے دور

اور علاحدہ رہنے کی بھرپور جدوجہد کریں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باطل پرستوں سے دور رہنے کا حکم ارشاد فرمایا "ایاکم و ایاھم لایضلونکم و لایفتنونکم" (ان سے بچو ان سے دور رہو کہیں تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں) یہ شخص اسی کو فرقہ واریت کہہ رہا ہے اس پر لعنت بھیج رہا ہے اس لئے اس کے کفر میں کیا شک بدمذہبوں، گمراہوں، شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور گستاخان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے میل جول، سلام کلام، نشست و برخاست، خورد و نوش حرام و گناہ ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے فلاتقعد بعدالذکری مع القوم الظلمین۔ (یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو) اس کے تحت تفسیرات احمدیہ میں ہے "وان قوم الظلمین یعم المبتدع و الفاسق و الکافر و القعود مع کلھم (قوم ظالمین بدمذہب فاسق اور کافر سب کو عام ہے ان سب کے ساتھ بیٹھنا ممنوع ہے)

صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا: ان اللہ اختیارلی اصحابا و انصارا سیاتی قوم یسبونھم و ینتقصونھم فلا تجالسم ھم ولاتشاربوھم ولاتواکلوھم ولاتناکحوھم (بے شک اللہ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب وانصار چن لئے اور عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی جو انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ ان سے شادی بیاہ کرنا)

یہ حکم جب گستاخانِ صحابہ کا ہے تو گستاخانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کتنا سخت ہوگا۔ بناءً علیہ جس جماعت میں وہابی، غیر مقلد، مودودی، نیچری وغیرہ بدمذہب شریک ہوں اس میں مسلمانانِ اہل سنت کو شریک ہونا ناجائز و حرام و گناہ ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے اس شخص کی اس جماعت میں شرکت سے بچیں اور حتی الوسع اپنے زیر اثر مسلمانانِ اہل سنت کو بھی روکیں۔ ارشاد ہے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ و ان لم یستطع فبلسانہ و ان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان (تم میں سے جو کوئی بری بات دیکھے تو

اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دل سے اسے برا مانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور حصہ ہے۔)

علماء پر فرض ہے کہ صلح کلی لیڈر اور اس کی جماعت کا پوری قوت کے ساتھ تحریری تقریری رد کریں اور بھولے بھالے مسلمانانِ اہلسنت کو اس کے شر سے محفوظ رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ شارح بخاری ج ۲ رص ۵۱۲ تا ۵۱۵)

وارث علوم اعلیٰ حضرت قاضی القضاۃ فی الہند علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری میاں قبلہ دام ظلہ العالی بریلی شریف

● نام نہاد طاہر القادری سنیوں کا نمائندہ نہیں اس کی کتابوں سے خصوصاً ''فرقہ پرستی کا خاتمہ'' جو مدت دراز سے چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے۔ اس سے صاف روشن ہے کہ اس کے نزدیک بریلویت، دیوبندیت، شیعیت وغیرہ سب ایک ہیں اس کے بقول ان میں صرف تعبیری تشریحی اختلاف ہے۔

● اس کے متعدد بیانات اہل سنت کے عقائد ونظریات کے خلاف ہیں۔ یہودی ونصرانی طاہر القادری کے نزدیک اہل ایمان ہیں اس کی مسجد اس کے یہودی اور عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہیں جس میں یہودی ونصرانی کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کی اجازت ہے۔ نام نہاد طاہر القادری نہ صرف یہ کہ دوسرا مودودی ہے دیوبندی اور رافضی نواز ہے بلکہ یہودی لابی کا ایجنٹ ہے اور اپنے باطل افعال ونظریات اور اقوال کے سبب خارج از اسلام ہے۔ تمام واقفِ حال مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کی تحریک ''منہاج القرآن'' جو درحقیقت ''منہاج الشیطان'' ہے اس سے علیحدہ ہو جائیں اور توبہ واستغفار کریں بیجا اس کی تائید وتوثیق کرنے سے باز آئیں۔

نائب قاضی القضاۃ فی الہند ممتاز الفقہا حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب قبلہ، گھوسی

طاہر القادری جو عرصہ سے گمراہ گری میں مصروف ہے اور اس کے کفریات بھی کئی اقسام کے ہیں وہ دیوبندیوں کے صریح کفریات کو نہ کفر مانتا ہے نہ ان کے صریح کفریات پر مطلع ہو کر ان کی تکفیر کرتا ہے اور نہ روافضی کی تکفیر کرتا ہے جبکہ ان کے اجماعی قطعی یقینی کفریات موجود ہیں۔ دیابنہ و روافض اور سنیوں کے اختلافات کو وہ صرف فروعی بلکہ صرف تشریحی قسم کا اختلاف کہہ کر کفر کو اسلام ثابت کر رہا ہے۔ پھر اس نے اُن یہود و نصاریٰ کو جو رسالت محمدی و قرآن اور اسلام کے منکر ہیں صاحب ایمان قرار دیا ہے وغیر ذالک، ان حقائق کی موجودگی میں طاہر کے کفر و ارتداد میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سنی کہلانے والے کم علم بے بصیرت چند مولوی اس کے کفریات صریحہ کے ہوتے ہوئے اس کی حمایت پر کمر بستہ ہیں وہ ایمان کی خبر لیں۔

بھیڑ میں کم بخت کے ہاتھ سے ایمان گیا۔

سنیوں پر لازم ہے کہ طاہر القادری سے بچیں اور اس کے حامی مولویوں کا بھی بائیکاٹ کریں اور اسی میں اپنے دین و ایمان کی سلامتی چاہیں۔

پیر طریقت حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ، کچھوچھہ شریف

عرض: حضور میں یہ دریافت کر رہا تھا کہ حضور کا طاہر القادری کے تعلق سے کوئی بیان آیا ہے کیا؟

ارشاد: جامع اشرف کا پورا فتویٰ ہے۔ مفتی نظام الدین صاحب مدرسہ اشرفیہ کی رائے سامنے آگئی ہے۔ تاج الشریعہ کا پورا فتویٰ ہے، محدث کبیر کی پوری تحریر ہے۔ پاکستان کے علماء کی تحریریں ہیں۔ اب اتنا کچھ کر لینے کے بعد ہم لوگوں کی ضرورت

ہی نہیں ہے کہ ہم کچھ لکھیں صرف مان لینے کی بات ہے۔ یہ ہمارے معتبر علمائے کرام ہیں جو کہہ رہے ہیں صحیح کہہ رہے ہیں۔ ہم لوگ انہیں کے ہم خیال ہیں بجائے ان کا خیال کہنے کے انہوں نے ہمارا خیال ڈائریکٹ پہنچا دیا۔ مگر اس سے ہم کو کیا اختلاف ہے چاہے ہم یہ کہیں ہمارا خیال ہے چاہے یہ کہیں ان کا خیال بات ایک ہی ہے۔

آدمی جب کسی معاملہ میں کسی خاص موضوع پر تحقیق نہ کر سکے تو اسے محققین کی تحقیق پر اعتماد کرنا پڑتا ہے اور اس کو ماننا پڑتا ہے۔

پیر طریقت حضرت مولانا سید کوثر ربانی صاحب، جبل پور، ایم پی

کوئی قادری بن کر، کوئی چشتی بن کر، کوئی نقشبندی اور سہروردی بن کر امت مسلمہ کو عقیدت اور محبت کا پر فریب سبز باغ دکھا کر ایمان وعقیدہ کا گراں قدر سرمایہ لوٹ لینا اور برباد کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے نئے نئے طریقے اپنا کر اہل ایمان کے دل میں جگہ پیدا کرتے ہیں اور بعد میں اپنے اصل مقصد کی تکمیل کرتے ہیں۔ اسی طرح کی روش اور کوشش آج نام نہاد ڈاکٹر طاہر القادری نے کی ہے اور قرآن وسنت کا اپنے مقصد کے لئے غلط استعمال کیا ہے اور عوام اہل سنت کو گمراہ کیا ہے۔ بار بار جھوٹ کا سہارا لینے سے کوئی شخص سچا عاشق نہیں ہو سکتا ہے۔ جھوٹ ہمیشہ آشکار ہوتا ہے اور پھر وہی انجام ہوتا ہے جو آج طاہر القادری کا ہے۔ ملت اسلامیہ کی گہری عالمانہ نظروں سے یہ تمام فریب پوشیدہ نہ رہ سکا۔

پیر طریقت حضرت مولانا سید محمد اشرف اشرفی صاحب

خطیب وامام باولا مسجد، ممبئی

پروفیسر طاہر القادری کا اصلی رنگ وروپ بہت دنوں تک پردۂ خفا میں رہا اور لوگ اس کو دین کا مبلغ اور مسلمانوں کا خیر خواہ سمجھتے رہے اب دھیرے دھیرے اس کے چہرے سے نقاب اٹھتا جا رہا ہے اور اس کا حقیقی چہرہ کھلی کتاب کی طرح سے نگاہوں کے سامنے آ رہا

ہے اور اس کی بدعقیدگی ظاہر ہوتی جارہی ہے۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے گمراہ شخص سے دوری اختیار کریں اور اس کی تقریروں کو ہرگز نہ سنیں۔

جامع معقولات ومنقولات

علامہ مفتی شبیر حسن رضوی صاحب قبلہ

شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ، روناہی

پروفیسر طاہر القادری صاحب کی جانب جو اقوال وافعال منسوب ہیں اور ان کی جانب حوالہ جات کے ساتھ جن اقوال وافعال کا انتساب ہے اگر وہ واقع اور نفس الامر کے مطابق ہیں کہ اسی کے اقوال وافعال ہیں تو قطعاً سنی صحیح العقیدہ نہیں بلکہ وہ گمراہ، گمراہ گر اور دائرۂ ایمان واسلام سے خارج ہے۔

پروفیسر صاحب اپنے اقوال وافعال کی روشنی میں بعض میں لزوم کفر اور بعض میں التزام کفر کی بنا پر خارج از اسلام وایمان ہے۔

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی صاحب علیہ الرحمہ

سابق شیخ الحدیث تنویر الاسلام، امرڈوبھا

پروفیسر ڈاکٹر طاہر اپنے اعلانات اور معمولات کے مطابق گمراہ بے دین ہے۔ اس نے اجماع امت کا انکار کر کے گمراہی خرید لی اور یہود ونصاریٰ کو اپنا بھائی کہہ کر اور اپنی تقریب میں ان کو بلا کر ان کا اعزاز واکرام کر کے یہی نہیں بلکہ ان کو مسلمانوں کا بھائی کہہ کر صریح طور پر قرآن کی خلاف ورزی کر کے کفر خرید لیا۔

اہل سنت وجماعت کے ہر فرد سے میری گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر طاہر کو ہرگز ہرگز اپنا نہ سمجھیں بلکہ اس کا اور اس کے ماننے والوں کا پورا پورا بائیکاٹ کریں اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

پیر طریقت حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب

دار العلوم امجدیہ ناگپور

طاہر القادری کا منہاجی فتنہ اور اس کے زہریلے اثرات ہر طرف لوگوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ صلح کلیت کی خطرناک وبا متعدی مرض کی طرح پھیلتی جا رہی ہے۔ اس فتنے کا سدِّ باب از بس ضروری ہے۔ الحمد للہ ہمارے علمائے اہل سنت ہر طرف سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور طاہر القادری پر صفائی کے ساتھ حکم شرعی بیان فرما رہے ہیں۔ اہل سنت اور ان علمائے اہل سنت کے فتاوے پر عمل لازم ہے اور اس منہاجی تحریک سے اپنے آپ کو الگ کر لینا واجب ہ اسی میں ایمان و آخرت کی سلامتی ہے۔

استاذ الاساتذہ حضرت مفتی شفیق احمد شریفی صاحب

شیخ الحدیث دار العلوم غریب نواز، الہ آباد

طاہر القادری کی کتابیں ایک طرح نو معمولات و مراسم اہل سنت کی تائید و توثیق کرتی ہیں اور وعظ و خطاب بھی اس کی موید ہیں مگر دوسری طرف وہ فرقہ باطلہ سے اتحاد و اتفاق کا درس دے کر مسلمانانِ عالم کو صلح کلیت کے دلدل میں پھانس کر ان کی عاقبت برباد کرنے کی مہم بھی چلا رہا ہے ایسے شخص سے مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور فقیر راقم السطور تاج الشریعت شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ علامہ اختر رضا ازہری دام ظلہ و محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ کے نظریے سے متفق ہے۔

استاذ العلما حضرت علامہ وصی احمد صدیقی صاحب

نائب پرنسپل الجامعۃ الاسلامیہ، روناہی

پروفیسر طاہر القادری صاحب کی جانب جن اقوال کی نسبت کی گئی ہے اگر یہ نسبت

صحیح و درست ہے تو پروفیسر صاحب کے خارج از اسلام ہونے میں کسی قسم کی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

جامع معقول و منقول محقق عصر علامہ مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب

دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

طاہر القادری اپنے اقوال و افعال کی بنا پر اسلام سے خارج اور کافر و بے دین ہے۔ اس کی تقریر و تحریر کا پڑھنا اور سننا ناجائز ہے۔ ڈاکٹر مذکور کے متعلق علمائے پاکستان خصوصاً حضرت علامہ قاری محبوب رضا قادری صاحب سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی نے بہت پہلے فرمایا ہے کہ وہ گمراہ، گمراہ گر ہے اور بظاہر حکم کفر و ارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا ہے۔ حضرت علامہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ بلاشبہ حق و صواب اور مطابق حکم شرع ہے۔

حضرت علامہ محمد عاقل رضوی صاحب

صدر مدرس منظر اسلام، بریلی شریف

طاہر القادری کے اقوال و تصنیفات کو پڑھنے سننے کے بعد کوئی عالم تو عالم جاہل بھی مسلمان نہیں مان سکتا ہے، وہ بیشک کافر و بے دین ہے اور اس کے متعلق علمائے اہلسنت کا فتویٰ بالکل حق و صواب ہے۔

مولانا محمد احمد مصباحی مفتی محمد نظام الدین رضوی

مولانا یٰس اختر مصباحی

پروفیسر طاہر القادری نے انگلستان میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی ایک

مشترکہ کانفرنس کی جس میں سب نے اپنے اپنے عقائد کے مطابق شرکاء حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے اپنے اپنے عقیدے کے مطابق دعائیں کیں۔ اس کانفرنس میں بعض محرمات وکفریات کا بھی ارتکاب ہوا جنہیں پروفیسر طاہر القادری نے برداشت کیا اور ان کی طرف سے کسی تردید وانکار کا اظہار نہیں ہوا۔ سی ڈی میں کانفرنس کی روداد اور ان کے مناظر دیکھے سنے جاسکتے ہیں۔ یہ سی ڈی ہندوستان میں بھی گشت کر رہی ہے اور اسے بآسانی حاصل کر کے کوئی بھی شخص بالذات خود سب کچھ دیکھ سن سکتا ہے۔

شدہ شدہ بات یہاں تک پہنچی کہ اپنی کانفرنس میں اپنے اسٹیج پر یہود ونصاریٰ کے مذہبی پیشواؤں اور کفار ومشرکین کے مذہبی رہنماؤں کے اعمال وافعال مشتمل بر حرام وضلال وکفر کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان کے اقوال وتقاریر مشتمل بر حرام وضلال وکفر سے اپنے کان بہرے کر لیتے ہیں۔ جو نہ کوئی مجبوری ہے نہ ضرورت بلکہ اسے صاف وصریح الفاظ میں کفر پر رضامندی کے سوا کچھ اور نہیں کہا جاسکتا۔

قاضی شریعت حضرت مفتی محمود اختر رضوی صاحب، ممبئی

اس دور میں بھی صلح کلیت کا ایک بہت بڑا مبلغ بن کر طاہر القادری کے نام سے بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنی چرب زبانی سے ورغلانے کی پوری کوشش کرنے والا ظاہر ہوا ہے جس نے تمام فرقہ باطلہ کو حق قرار دیا اور ان کے اختلافات کو صرف فروعی اختلاف بتایا۔ اس نے اپنے ادارہ ''منہاج القرآن'' میں یہودی، نصرانی، قادیانی، شیعہ، وہابی، دیوبندی وغیرہ کو جمع کر رکھا ہے اور ہر ایک کو ساتھ لے کر چلنے کا نعرہ لگاتا ہے۔

طاہر القادری اس وقت کے یہود ونصاریٰ کو ایمان والا بتا کر قرآن حکیم کو جھٹلا رہا ہے اس لئے علمائے اہل سنت نے اس پر گمراہ اور گمراہ گر ہونے کا بلکہ ان بدعقیدوں کو جن کی بدعقیدگی حد کفر کو پہنچ چکی ہے جن کے بارے میں علمائے اہل سنت نے ارشاد فرمایا: من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ انہیں مسلمان مان کر ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔

پیر طریقت مولانا سید سراج اظہر رضوی، ممبئی

بارہ ربیع الاول اور کرسمس ڈے کو ایک اہمیت حاصل ہے۔ اس کی بہت ساری خرافات اور کفری عقائد ہیں جس کی بنا پر علمائے ہندو پاک نے اس پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور لکھا ہے کہ طاہر القادری بدمذہب و گمراہ ہے۔ اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اسلام سے اس کا نام کا بھی رشتہ نہیں، وہ قادری نہیں بلکہ پادری ہے۔

فاضل جلیل علامہ مفتی محمد اشرف رضا صدیقی صاحب ممبئی

پروفیسر طاہر القادری بانی منہاج القرآن، علیم اللسان، شیعۃ الدجال، مجرم فی الارض، مفسد فی الناس، سنی و شیعہ، حنفی و وہابی، دیوبندی و بریلوی کا اصول و بنیادی فرق و امتیاز کو فروعی اختلاف کہنے والا، مخالف اہلِ سنت و جماعت، صلح کلیت کا داعی و مبلغ، ندوہ کا احیاء کرنے والا، علماء کونسل کا محرک ہے۔ میں نے اس کی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے'' پڑھا ہے۔ یہ فتنہ پروری و صلح کلیت کا پٹارہ ہے۔ اس میں کھل کر علماء ربانیین کے طریقۂ تعلیم اور تبلیغ و دعوت کا مذاق اڑایا ہے۔

حضرت مفتی شعبان علی نعیمی صاحب، ممبئی

یہ بدنصیب انسان پاکستان کا ڈاکٹر طاہر القادری ہے۔ آنجناب کا نظریہ یہ ہے بلکہ بشکل تحریر و تقریر پرچار یہ ہے کہ'' کچھ نہیں سب ایک ہو جاؤ، سب مدارس و مکاتب ایک کرلو، جہاں قادیانی، وہابی، شیعہ، سنی، دیوبندی وغیرہ مقلد سبھی ہوں'' نظریہ مذکورہ بالا ڈاکٹر طاہر القادری کی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے'' سے ماخوذ ہے خدا کی قسم صلح کلیت اور دین بیزاری کی حد ہوگئی۔ کیا ایک مذہبی مفکر اتنا بھی نہیں سمجھ سکتا کہ حق و باطل کس قانون اور کون سے اصول کے تحت اکٹھا ہو سکتے ہیں؟

فقیہ ذیشان مفتی محمد حبیب اللہ خاں پچپیڑ وا

طاہر القادری صاحب اپنی فکری آوارگی اور ہمہ دانی کے غلغلہ نیز شہرت ومقبولیت کی خواہش کے گھن چکر میں آکر اپنے رسالہ ''دید وشنید'' میں لکھتے ہیں کہ میری نماز دیوبندیوں، وہابیوں، مجدیوں کے پیچھے ہو جاتی ہے اور کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے'' میں یہ بھی لکھا ہے کہ دیوبندیت، بریلویت اور شیعت میں کوئی فرق نہیں ہے، سب ایک ہیں۔

الحاصل ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے ملفوظات ومکتوبات کو سننے اور پڑھنے کے بعد کسی بھی زاویہ وجہت سے ان کے صاحب ایمان وسنی مسلمان ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا چہ جائیکہ ایک مسلمان صاحب ایمان کا۔

فخر الامت حضرت علامہ مفتی شمشاد احمد مصباحی برکاتی صاحب، گھوسی

ابھی حالیہ دنوں میں انگلینڈ میں طاہر القادری کے ادارہ ''منہاج القرآن'' کی طرف سے ایک کانفرنس ہوئی جس میں یہود ونصاریٰ اور دیگر کفار ومشرکین کے مذہبی رہنما بھی اسٹیج پر موجود تھے۔ تمام مذاہب کے پیشواؤں نے اپنے اپنے مذہب کے مطابق دعا کی جس میں کھلم کھلا ایسے کلمات بولے گئے اور ایسے افعال واعمال انجام پائے جو نہ صرف حرام وگناہ اور ضلالت وگمراہی پر مشتمل تھے بلکہ کفر وشرک پر بھی مشتمل تھے۔ طاہر القادری نے ایک مرتبہ بھی ان کفریات سے انہیں منع نہیں کیا بلکہ یہ سب کچھ اسی کے ادارہ کے زیر اہتمام ہوا۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ان کفریات پر راضی ہے اور رضا بالکفر خود کفر ہے۔

طاہر القادری گمراہ، گمراہ گر، ملحد، بے دین، اہل سنت وجماعت سے خارج، کافر ومرتد ہے۔ ہرگز ہرگز وہ سنی صحیح العقیدہ نہیں اور نہ ہی اہل سنت وجماعت کا مبلغ ترجمان ہے۔ اس لئے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کی تحریر وتقریر کے پڑھنے اور سننے سے مکمل اجتناب کریں۔

شہزادۂ فقیہ ملت پیر طریقت حضرت مولانا انوار احمد قادری امجدی صاحب

سربراہ اعلیٰ دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج، بستی

ناشر صلح کلیت حامی دہریت ڈاکٹر طاہر القادری پاکستانی جس فکری تحریک کی داغ بیل ڈالنے کی کوششوں میں مصروف ہے وہ اگر پروان چڑھ جائے تو لادینیت کا بول بالا ہو جائے گا اور حقیقی اسلام کی صورت مسخ ہو کر رہ جائے گی لہٰذا ڈاکٹر طاہر القادری کی کوششوں کے نتیجہ میں آنے والے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مولیٰ تعالیٰ فتنہ طاہریہ سے ملت اسلامیہ کو محفوظ و مامون فرمائے۔

حضرت مفتی ابو الضیاء عبد المنان کلیمی صاحب، مراد آباد

پروفیسر طاہر القادری کی تصنیفات اور ان کے افکار و خیالات اور تاج الشریعہ مخدومی حضرت علامہ مفتی اختر رضا صاحب ازہری مدظلہ العالی سے منسوب سوالات و جوابات کی روشنی میں ڈاکٹر طاہر القادری کے بارے میں جو تجزیہ فرمایا ہے اور ان پر جو حکم شرع نافذ فرمایا ہے فقیر کلیمی اس کی تائید و تصدیق کرتا ہے۔

حضرت علامہ ابو الحسن محمد صدیق قادری صاحب

قاضی شریعت، ضلع بہرائچ شریف

چند سالوں سے ایک نیا فتنہ بنام ''ڈاکٹر طاہر القادری اپنا سر ابھار رہا ہے جس سے اسلام کو پھر اندرونی خانہ جنگی کا اندیشہ لاحق ہو گیا ہے جو ایک طرف اپنے سنی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو دوسری طرف ائمہ اربعہ کے مسالک سے ہٹ کر نئے مسلک کی دعوت دیتا ہے اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا فریق مخالف کہتا ہے ایک طرف مسلک اعلیٰ حضرت پر تقریر کرتا ہے تو دوسری طرف صلح کلیت اس کی رگ رگ میں رچی بسی ہوئی ہے۔

حضرت مولانا مفتی شیر محمد خاں صاحب

صدر المدرسین، جامعہ اسحاقیہ، جودھپور

ارشاد نبوی علیہ الصلاۃ والسلام کی روشنی میں وہ راہ ضلالت کا راہی بن بیٹھا۔ اب ایسے شخص کو مجدد چہ معنی؟ مومن تسلیم کرنے سے بھی انسانی ضمیر نالاں ہے لہٰذا موصوف کی گمراہی قابل گرفت ہے اس لئے ان پر رجوع کرنا لازم ہے۔

حضرت علامہ مفتی معراج القادری صاحب

الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

طاہر القادری کی آزادی فکر و مزاج پر قدغن لگانے اور عوام اہل سنت کو اس کے باطل نظریات اور فاسد خیالات سے متنبہ کرنے کے قابل قدر کوشش کی ہے۔ اس کی ذہنی اپج اور خام خیال جو سادہ دلوں کو متاثر اور مسخر کر سکتی تھی اسے زمینی اور حقیقی سچائی کا ایسا آئینہ دکھایا کہ سارے گمراہ کن تانے بانے بکھر کر رہ گئے۔ آج ضرورت ہے کہ ہر تنظیم و تحریک اور ادارے اس کے افکارِ کاسدہ اور خیالاتِ فاسدہ کو ظاہر و مشتہر کریں تاکہ ہمارا پاکیزہ سماج اس کے بدبودار تعفن سے مامون و محفوظ رہے اور اس فتنہ کی جڑیں مستحکم نہ ہو سکیں۔

بلاشبہ طاہر القادری کا بائیکاٹ ہو، اس کے پروگرامات دیکھنے سننے اور اس کی کتابوں کے مطالعہ سے عوام اہل سنت کو ضرور روکا جائے۔

حضرت مولانا مفتی شاہد علی مصباحی صاحب

امابعد! دور حاضر کا آزاد خیال و گمراہ گر عالم طاہر القادری کے رد میں اس کی بعض کتب و رسائل کی روشنی میں لکھا گیا دیکھا، پسند آیا اور دل سے دعا نکلی۔ یقیناً طاہر القادری کے ہفوات پر بندش ایک اہم دینی فریضہ ہے جسے بحسن و خوبی انجام دینے کے لئے اکابر وقت و دانشوران قوم کو متحد ہو کر اٹھ کھڑا ہونا چاہئے۔

حضرت مولانا الیاس اشرفی صاحب

مولانا طاہر القادری صلح کل ہیں بلکہ اپنی عبارات و بیانات اور حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ کے ارشادات کے مطابق وہ ایمان سے خارج ہیں لہٰذا ایسے لوگوں سے بچیں اور دور رہیں اور ان کے بیانات سننے سے پرہیز کریں۔

حضرت مولانا اسد اللہ جامعہ فیضان اشفاق، ناگور شریف

اب حال میں ڈاکٹر طاہر القادری یہود و نصاریٰ کا ایجنٹ، حمایتی بن کر تیار ہے۔ یہ مذکورہ بالا نفوس خبیثہ سے چند قدم اور آگے ہے کیونکہ یہ نام کا طاہر اتنا نجس مذہب رکھتا ہے کہ اس کے نزدیک یہودی، عیسائی، شیعہ، وہابی، دیوبندی سب مومن ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ یہود و نصاریٰ کا کافر ہونا قرآن و حدیث سے اتنا ظاہر و باہر روشن اور واضح ہے کہ مسلمان کا بچہ بچہ بھی انہیں کافر، جانتا، مانتا اور کہتا ہے۔ یونہی وہابی و دیوبندی کا کافر و مرتد ہونا بھی قرآن و حدیث سے صاف ظاہر ہے اور اہل سنت و جماعت کا ان سب باتوں پر اجماع اور اتفاق بھی ہے مگر یہ ڈاکٹر طاہر القادری اس کو نہ قرآن و حدیث کی مخالفت کی پرواہ اور نہ اجماع اہل سنت و جماعت کے فرق کا خدشہ۔ بھلا ایسا شخص مومن کیسے ہو سکتا ہے؟ بلاشبہ یہ دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ اس سے میل جول، رشتہ ناطہ رکھنا اور اس کی سب باتوں کو لائق عمل سمجھنا حرام ہے۔ جس طرح کے شیطان لعین اپنے تمام تر علم و قدرت کے باوجود کافر و مرتد ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

حضرت مفتی محمد شہاب الدین اشرفی صاحب، کچھوچھہ شریف

سوال میں مذکور زید کا گمراہ، بدعقیدہ، صلح کلیت کی تعلیم دینے والا ہونا قطعاً یقیناً ثابت ہے۔ اس پر اپنے قول سے رجوع اور توبہ و استغفار واجب ہے اگر یہ ثابت ہے کہ

زیدان دیوبندیوں، وہابیوں، رافضیوں کو جان بوجھ کر مسلمان سمجھتا ہے جو اصول دین اور ضروریات دین میں اہل سنت و جماعت سے اختلاف رکھتے ہیں تو اس پر کفر کا حکم دیا جائے گا اور اس پر توبہ، تجدید ایمان واجب ہوگا۔

علمائے ہند کے مذکورہ اقوال کتاب ''طاہر القادری کی حقیقت'' سے ماخوذ ہیں۔

مولانا قاضی حکیم عبدالرشید برکاتی مصباحی مینارہ مسجد ممبئی

فی زماننا بدمذہبی اور گمراہی کے فروغ کے لئے اہل سنت کے لبادہ میں طاہر القادری کا جو طریقہ کار ہے۔ عوام تو عوام اس کی منطقی تقریریں اور تحریریں سن کر اور پڑھ کر علما بھی اس کی صلح کلیت اور بدمذہبیت نہیں سمجھ پائے۔ کچھ لوگ دین کی تبلیغ سمجھ کر اس کی سی ڈیز مفت میں لوگوں میں تقسیم کرتے نظر آئے اور کچھ لوگوں نے اسے نہ پہچان کر اس کے پیغامات کو عام کرنے کے لئے تنظیمیں تک قائم کر ڈالیں۔

خطیب اہل سنت حضرت مولانا مختار احمد قادری صاحب

ڈاکٹر طاہر القادری اپنے آپ کو سنی بتاتے ہیں اہل سنت کے اعمال و مراسم کو بڑی دلکش انداز میں بیان کرتے ہیں مگر اس شہد کے پردے میں وہ کیسا مہلک زہر امت کے حلق میں اتارنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی تفصیلات آپ کو گرامی وقار حضرت علامہ ولی محمد صاحب کے اس مقالے سے معلوم ہوگی۔ مختصر طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ ڈاکٹر طاہر القادری کا مشن یہ ہے کہ سنیت کا لبادہ اوڑھ کر اشاعت سنیت کی آڑ میں اہلسنت و جماعت کے مسلک حق کا تشخص مٹا دیا جائے اور اس فرقۂ ناجیہ کو باطل فرقوں کے ساتھ متحد کر کے گمراہی کے دلدل میں غرق کر دیا جائے۔

فاضل جلیل حضرت مولانا مفتی محمد عالمگیر رضوی صاحب

دار العلوم اسحاقیہ، جودھپور

ڈاکٹر طاہر القادری کی شخصیت کے دو رخ ہیں ایک طرف علم غیب، حاضر و ناظر، شفاعت، اختیارات مصطفی، میلاد، سلام اور قیام وغیرہ عقائد و مراسم اہل سنت کے اثبات واظہار میں پرزور تقریریں کر کے عوام اہل سنت کو تاثر دینا ہے کہ پکا سنی صحیح العقیدہ اور اہل سنت و جماعت کا سچا داعی و ترجمان ہوں اور دوسری طرف وہابیہ، دیابنہ، تبرائی شیعہ وغیرہ منکرینِ ضروریات دین کے صریح قطعی کفریات پر بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا بلکہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔

طاہر القادری ان اقوال کفریہ صریحہ، قطعیہ پر قطعی، یقینی، حتمی طور پر واقفیت و آگاہی کے باوجود ان کے قائلین کی تکفیر نہیں کرتا ہے بلکہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہے اس لئے بمطابق ''حسام الحرمین'' طاہر القادری بھی کافر مرتد ہے۔

طاہر القادری نے یہود و نصاریٰ کے کفر کا انکار کر کے اپنے کفریات میں ایک اور کفر کا اضافہ کر لیا ہے۔

طاہر القادری گمراہ بددین اہل سنت و جماعت سے خارج کافر مرتد ہے عوام اہل سنت پر لازم ہے کہ مکمل طور پر اس سے اجتناب کریں۔

حضرت مولانا عبد السلام رضوی صاحب بریلی شریف

پروفیسر مذکور کی صلح کلیت اور گمراہی و بے دینی ثابت و محقق ہو چکی ہے۔ لہٰذا مسلمان ان کی تقریر سننے اور ان کی کتابیں پڑھنے سے سخت پرہیز کریں کہ یہ ان کے عقیدہ و ایمان کے حق میں سخت نقصان دہ ہے۔

حضرت مولانا فیاض احمد رضوی، جامعہ اسحاقیہ، جودھپور

طاہر القادری اپنی تحریرات و بیانات سے خود گمراہ ہو چکا ہے اس سلسلہ میں براعظم ایشیا کے اکابرین اس کی تحریر سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی، ممبئی

ہندو پاک کے جن علما و مفتیان کرام نے ان پر تنقید کی ہے کفر، ارتداد، ضلالت، فسق فی العقیدہ، فی الفساد فی الارض کا فتویٰ دیا ہے ہم بطیب خاطر ان کی تائید کرتے ہیں۔

حضرت مولانا امان حسن صاحب مصباحی

چند سالوں پہلے ایک اور فتنہ رونما ہوا جس کی تعبیر فتنہ طاہریہ سے کر سکتے ہیں جس کا بانی طاہر القادری نامی ایک پاکستانی ہے لیکن مذکور شخص کا یہود و نصاریٰ کو اپنی مجلس میں شرکت کی دعوت دینا انہیں اپنی مسجد میں عبادت کی اجازت دینا خود یہود و نصاریٰ کی تقریبات میں شریک ہو کر ان کے عقیدے کے مطابق ان کے تہوار منانا ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں وہ طاہر قادری نہیں بلکہ پادری ہے۔ یہود و نصاریٰ کا مشترکہ غلام ہے مسلمانوں کا دین اور ایمان برباد کرنے کے لئے یہود و نصاریٰ نے اس کو اپنا آلۂ کار بنا لیا ہے اور یہ نجس پادری بھی پورے طور پر اپنی وفاداری اور غلامی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ کو اہل ایمان تسلیم کرتا ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف مصباحی شیرانی صاحب

پروفیسر طاہر القادری نے انگلستان میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی مشترکہ کانفرنس میں اپنے اپنے عقائد و طریقے سے دعائیں کروائیں جو کفریات ضلالات و محرمات پر مشتمل تھیں۔ معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ اسی کو کہتے ہیں صلح کلیت کا لبادہ اوڑھنا

جو ہمارے ائمہ اربعہ کو آنکھ دکھانے کی جسارت کرتا ہو۔ قارئین کرام اندازہ لگائیں وہ کتنا بد باطن اور گمراہ ہوگا کہ غیر مقلدین کا پیشوا ثابت ہو رہا ہے۔

غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ، پاکستان

جن سے پروفیسر صاحب نے سند حاصل کی تھی اپنی کتاب میں عورت کی نصف دیت پر اجماع امت کے خلاف ورزی کرنے پر پروفیسر صاحب کے متعلق رقمطراز ہیں کہ عورت کی نصف دین پر صحابہ کرام وتابعین عظام کا اجماع سکوتی ہے، ائمہ اربعہ اور ان کے تمام متبعین بلکہ تمام محدثین عورت کے نصف دیت پر متفق ہیں۔ ان کا انکار بہت بڑی جسارت اور سواد اعظم سے خروج بلکہ صراط مستقیم سے انحراف ہوگیا۔ صحابہ کے اجماع سکون کو انکار کرنے والے کو علما نے ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے۔

نازش اہلسنت مفتی عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ، لاہور

آپ نے ''رضائے مصطفی'' میں طاہر القادری کی چند عبارات پر حقیقت افروز تبصرہ فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ طاہر القادری، اپنے ذہن میں راسخ شدہ نظریات کے حوالے سے ہی قرآن وحدیث کو دیکھتے ہیں جبکہ وہ اکابرین اسلام وسلف صالحین کو بیان کردہ قرآن وحدیث کی تشریحات کو نظر انداز کرتے ہیں۔ انہوں نے اسی مشن کو آگے بڑھانے کے لئے عشق رسالت اور تصوف کا عنوان قائم کیا جس کی بنا پر سواد اعظم اہل سنت وجماعت ان سے متاثر ہو رہے ہیں۔ آپ کے بروقت اقدام سے ہوسکتا ہے کہ لوگ طاہر القادری کی اصل مشن کی پہچان کرسکیں۔

شرف ملت علامہ عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ، لاہور

''رضائے مصطفی'' پروفیسر صاحب کی مطبوعات کے اقتباسات سے تعجب ہوا کہ وہ صلح کلیت پر مبنی کسی فرقے کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

حضرت علامہ شفیع اکاڑوی صاحب

مرحوم کے صاحبزادے مولانا کوکب نورانی نے تحریر فرمایا ہے کہ جب میں نے پروفیسر طاہر القادری کا سات نکاتی پروگرام پڑھا جسے آپ نے 'فرقہ واریت' کے خاتمے کے لئے تجویز کیا ہے تو اس پروگرام کو پڑھ کر ہی اس دن سو نہیں سکا کیونکہ میں نے اپنے تئیں یہ محسوس کیا کہ گویا یہ ایک نئے فرقہ کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔

حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی صاحب

مقتدر علماء اہل سنت کی موجودگی میں پروفیسر طاہر القادری کے مسلک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کوئی بھی دیوبندی، قادیانی، شیعہ وغیرہ بدمذہب ہمارا بھائی نہیں ہوسکتا اور کسی کا اعلیٰ حضرت نمبر رسالہ شائع کرنا اعلیٰ حضرت کے عاشق ہونے کی دلیل نہیں ہے بلکہ اعلیٰ حضرت کے عاشق ہونے کی دلیل فتویٰ ''حسام الحرمین'' کو دل وجان سے ماننا ہے۔ دیوبندیوں کی اقتداء میں نماز کے مسئلہ کا رد فرمایا کہ دیوبندیوں کی اقتداء میں نماز ہرگز نہیں ہوتی۔ دیوبندی 'مفکر صاحب' کے بھائی بن سکتے ہیں ان کے ساتھ اتحاد و اتفاق کر سکتے ہیں ہمارے ساتھ نہیں۔

شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ

پروفیسر طاہر القادری بزعم خویش مجتہد جو دراصل متجدد اور باصطلاح فقیر بریلوی مودودی ہے خدا کرے اسے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نسبت کے صدقے سمجھ آجائے کہ اپنی استعداد کو اکابر اسلام کی تحقیق پر نچھاور کر دے۔

حضرت مولانا محمد حسن علی میلسی صاحب، ملتان

''یہ اس دور کا المیہ ہے کہ جس کم ظرف کو بھی تھوڑا بہت لکھنے پڑھنے اور بولنے کا

طریقہ آجاتا ہے وہ اکابر علماء اور فقہاء اور اپنے اساتذہ کی تحقیقات عالیہ سے انحراف کرتے ہوئے اپنے زعم سے تحقیق وتدقیق میں حیرت ناک انفرادی تحقیق پیش کرتے بلکہ تفسیر بالرای کے مرتکب ہوتے ہیں اور بعض نومولود محققین تو بزعم خود اپنی تحقیقات منوانے اور اکابر کی تحقیقات پر اپنی انفرادی تحقیق مسلط کرنے کی منظم جدوجہد کرتے ہیں۔ اجمائی مسائل میں مسلمہ اکابر کی تصریحات کے خلاف اپنی انفرادی آرا پیش کرنا اس کو تحقیق قرار دینا اور صلح کلیت کی کھچڑی پکانا، مخالفین اہل سنت، دشمنان اسلام منکرین ضروریات دین کے لئے اپنا دامن دراز کر دینا یہ پروفیسر صاحب کا بھی کارنامہ ہے۔

حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری صاحب علیہ الرحمہ

''افسوس کہ طاہر القادری اپنے جاہلانہ'' اجتہاد سے قرآن وحدیث اور اجماع امت میں تبدیلیاں کر کے اسلام کے مخالفوں کو خوش کر رہا ہے اور عورت کی شہادت اور دیت جیسے دین اسلام کے مسلمہ مسائل کا انکار کر کے اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالے ہوئے ہیں۔ ایسے شخص کی تقریر سننا اور اس کے حلقہ میں جانا بھی شریعت کی رو سے منع ہے یہ منکر حدیث بھی ہے اور منکر تقلید بھی اور منکر اجماع امت بھی۔ اگر اس حقیقت کا ثبوت مطلوب ہو تو ہمارے پاس کیسٹ موجود ہے جس میں اس نے ائمہ وفقہاء مجتہدین کو اپنا فریق (مدمقابل) بنا کر ان کے فیصلوں کو ماننے سے کھلا انکار کر دیا۔''

حضرت مولانا شبیر احمد ہاشمی صاحب

ہماری بدقسمتی ہے کہ جس شخص کو دو چار الفاظ لکھنا یا بولنا آجاتے ہیں وہ بزعم خویش آفاقی بننے کی کوشش کرتا ہے یہی معاملہ طاہر صاحب کا ہے یہ صاحب ابتداء میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد برحق محدث بریلوی قدس سرہ کے اعراس مقدسہ میں تقاریر سے متعارف ہوئے پوری ملت کو مسرت ہوئی مگر وہ بھی بالآخر اسی ساحری کا شکار ہو گیا کہ وہ مسلک اہلسنت کے لئے کام نہیں کر رہا ہے۔

حضرت علامہ عبدالرشید جھکوئی صاحب

جن کے پروفیسر صاحب بالخصوص تلمذ وشاگرد ہیں۔ انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ عورت کی دیت نصف ہونے پر تمام سلف وخلف کا اتفاق ہے۔ آج اس طے شدہ نسخہ کو چھوڑ کر ملت کو انتشار وافتراق کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ دور حاضر کے کسی عالم کی تحقیق ومجتہدین علی الاطلاق کی تحقیق کے مقابل لانا ان کے تبحر علمی کے انکار کے مطابق ہے۔

حضرت علامہ احسان الحق صاحب

''رضائے مصطفیٰ'' کے ایک شمارہ میں پروفیسر محمد طاہر کی بابت دو مضمون پڑھ کر سخت حیرت ہوئی۔ ہم جسے حنفی، سنی، قادری سمجھتے تھے افسوس وہ ان سب سے خالی ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت بخشے اور اس 'علیم اللسان' کو حدیث شریف کی وعید کا مصداق بننے سے بچائے۔ آمین

حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی علیہ الرحمہ

کتاب ''دیۃ المراۃ'' میں ہے کہ آج کل کے کچھ لوگوں نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے ''مفسر قرآن'' کا لبادہ اوڑھ کر چودہ سو سالہ متفقہ مسائل جن پر صرف ائمہ اربعہ ہی کا نہیں بلکہ صحابہ کرام کا بھی اجماع ہے کا انکار کر کے امت مسلمہ میں انتشار پھیلا دیا۔

حضرت علامہ محمد عبداللہ قصوری صاحب

اس شخص نے حضرات صحابہ وائمہ دین کے متعین راستے کو چھوڑ کر شیطانی راستہ اختیار کر کے اپنی آخرت برباد کردی۔ خدا تعالیٰ اسے راہ راست پر واپس آنے کی توفیق دے آمین۔

حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں علیہ الرحمہ

عبارت مندرج بالا جو حضرت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ ''اسلام میں عورت کی دیت'' میں تحریر فرمائی اس سے میں بالکل متفق ہوں بے شک اجماع کا انکار کرنے والے کو علماء نے ضال فرمایا ہے۔ ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے توبہ واجب ہے۔

(علمائے پاکستان کے مذکورہ اقوال کتاب ''خطرہ کی گھنٹی'' سے ماخوذ ہیں)

حضرت مولانا مفتی جزیل احمد اسد القادری سنبھل

نام نہاد ڈاکٹر طاہر القادری خوبصورت پیرایۂ بیان اور دلکش انداز میں تقریر وتحریر کے ذریعہ عوام اہلِ سنت کو یہ تاثر دیتا ہیکہ میں سچا پکا سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوں مسلک اہل سنت و جماعت کا داعی اور ترجمان ہوں مگر یہ عوام اہل سنت کو دھوکہ دے کر محض اپنی تقریر وتحریر کی طرف متوجہ کرنیکے لئے ہے فی الحقیقت وہ صلح کلیت کا داعی اتحادِ ادیان کا علمبردار اور یہود ونصاریٰ کا آلۂ کار ہے اور یہ ناگزیر حقیقت اب کوئی ڈھکا چھپا راز نہیں ہے بلکہ طاہر القادری کی تحریروں سے ظاہر اور متعدد کتابوں میں چھپا ہوا ہے۔

ذیل کی عبارات اس پر شاہد عدل ہیں۔

حوالہ نمبر ا۔ بریلویت، دیوبندیت، اہل حدیث شیعیت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگی ہے۔

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو۔ص ۱۱۱

حوالہ نمبر ۲۔ یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ خدا اور رسول نے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا اگر کوئی اس زعم میں مبتلا ہو کہ وہ فلاں مسلک سے متعلق ہونیکی بنا پر جنت کا حقدار ہے تو یہ اسکی خام خیالی اور خود فریبی ہے۔

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو۔ص ۲۴

حوالہ نمبر ۳۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تمام اسلامی فرقوں کے درمیان بنیادی واعتقادی قدریں سب مشترک ہیں اسلامی عقائد کا سارا نظام انہی مشترک بنیادوں پر کھڑا ہے مسلمانوں میں سے کوئی بھی کسی نبی یا رسول کی شریعت کا انکار کرتا ہے نہ اسلام کے سوا کسی اور دین کو مانتا ہے سب مسلمان توحید ورسالت وحی اور کتب سماوی کے نزول آخرت کے انعقاد ملائکہ کے وجود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت نماز روزہ زکوٰۃ اور حج کی فرضیت وغیرہ جیسے معتقدات اور اعمال پر یکساں ایمان رکھتے ہیں

اور اگر کہیں کوئی اختلاف ہے تو صرف فروعی حد تک اور وہ بھی ان کی علمی تفصیلات اور کلامی شروحات متعین کرنے میں ہے اس سے عقائد اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو۔ص ۳۱

حوالہ نمبر ۴۔ بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جنکی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرے کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح کی دانشمندی اور قرین انصاف نہیں ہے۔

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو ص ۳۷

حوالہ نمبر ۵۔ کسی کا یہ دعویٰ کرنا کہ فلاں کلمہ گو منافق اور کافر ہے اپنے آپ کو خدا اور رسول کے مسند پر بٹھانے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو۔ص ۴۳

حوالہ نمبر ۶۔ مسلکی رواداری اور وسیع المشربی کو پھر سے بحال کرنیکے لئے وسیع بنیادوں پر اپنے دینی تدریسی ادارے، مدارس قائم کرنیکی اشد ضرورت ہے۔ جہاں پر ہر مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے طلباء آزادانہ ماحول میں تعلیم حاصل کریں اور اسطرح باہم اختلاط سے خوش گوار اور صحتمند دینی فضا قائم ہو سکے ایسے اداروں کے فارغ التحصیل علماء جب عملی زندگی میں داخل ہوں گے تو ان کے درس و تدریس اور پڑھنے پڑھانے کا اسلوب مناظرانہ نہیں بلکہ مثبت پروقار علمی تحقیقی استخراجی اور مشفقانہ انداز کا ہوگا۔

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو۔ص ۵۹

حوالہ نمبر ۷۔ جدید نسل کی گمراہی اور بے راہ روی کے ذمہ دار اتنے الحاد اور لا دینیت کا پرچار

کرنے والے نہیں جتنے کہ اسلام کی تبلیغ کرنیوالے مبلغ اپنے کردار کی گراوٹ اور فکر و عمل کے تضاد کی وجہ سے ہیں۔

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو۔ ص ۶۸

حوالہ نمبر ۸۔ دینی اداروں سے فارغ التحصیل علماء مولوی بن گئے جن کا کام نکاح خوانی مردوں کی تجہیز و تکفین کے سوا کچھ نہ تھا دینی تعلیم کے حصول کیلئے صرف وہی لوگ آتے ہیں جنہیں جدید تعلیم کے وسائل میسر نہیں آتے یا جو ذہنی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو۔ ص ۹۷

حوالہ نمبر ۹۔ دینی مدرسوں کے فاضل علماء نور و بشر، حاضر و ناظر جیسے موضوعات پر تو گھنٹوں تقریر کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ان سے اسلام کے معاشی نظام وغیرہ کے بارے میں اظہارِ خیال کرنے کو کہا جائے تو الا ماشا اللہ وہ پانچ منٹ سے زیادہ کسی موضوع پر نہیں بول سکتے۔

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو۔ ص ۹۸

حوالہ نمبر ۱۰۔ جدید تقاضوں کے تحت بذریعۂ اجتہاد قرآن وسنت سے استنباط کیا جائے۔ محض تقلید ائمہ ہی مکمل طور پر حاوی رہی تو علمی صلاحیتیں زنگ آلود ہو کر ناکارہ ہو جائینگی۔

فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو۔ ص ۲۷

حوالہ نمبر ۱۱۔ میں شیعہ وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں بلکہ جب موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔

رسالہ دیدہ وشنید لاہور۔ ۴/تا ۹، اپریل ۱۹۸۶ء

حوالہ نمبر ۱۲۔ میں تکفیری مہم کا فرد نہیں ہوں دوسرے مسالک کی توہین اور تکفیر دین داری نہیں بلکہ عین فرقہ واریت ہے ہم پر لازم ہے کہ امتِ مسلمہ کے مختلف طبقات کو ساتھ لے کر چلیں۔

ضیاء حرم لاہور ۳۱۔۳۲

حوالہ ۱۳۔ جو جماعت میں بنا رہا ہوں وہ محض اہلسنت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ شیعہ سنی سبھی شامل ہوں گے۔

جنگ لاہور جمعہ میگزین ۲۷ رفروری ۱۹۸۷ء

حوالہ ۱۴۔ ہمارے نزدیک شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں۔

چٹان لاہور ۲۵ رمئی ۱۹۸۹ء

حوالہ نمبر ۱۵۔ امام خمینی تاریخ اسلام کے ان شجاع اور جری مردانِ حق میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے ہمیں فرعونیت کا بت پاش پاش کرنیکے لئے حسین بن کر معرکۂ کربلا برپا کردینا چاہئے۔ خمینی سے محبت کا تقاضہ ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۸ رجون ۱۹۸۹ء

مندرجہ بالا عبارات کسی تشریح کی محتاج نہیں از خود واضح ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دیوبندی وہابی غیر مقلدین ضروریات دین کے منکر اور صریح کفریات کے مرتکب ہیں اسی لئے مکۂ مکرمہ مدینہ طیبہ ہندوستان پاکستان، بنگلہ دیش اور برما وغیرہ کے سیکڑوں علماء کرام اور مفتیان عظام نے ان کے عقائد باطلہ کی بنا پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا اور فرمایا کہ مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ یعنی جو اُن کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تفصیل کے لئے فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ ملاحظہ کریں۔

اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

کبرائے وہابیہ نے کھلے کھلے ضروریات دین کا انکار کیا اور تمام وہابیہ اس میں ان کے موافق یا کم از کم ان کے حامی یا انھیں مسلمان جاننے والے ہیں اور یہ سب صریح کفر ہیں تو اب وہابیہ میں کوئی

ایسا نہ رہا جس کی بدعت کفر سے گری ہوئی ہو خواہ وہ غیر مقلد ہو یا بظاہر مقلد۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۳ صفحہ ۱۷۰)

اسی طرح قادیانیوں کے کافر ہونے پر پورے عالم اسلام کا اتفاق ہے اور رافضیوں کے خارج از اسلام ہونے پر سارا عالم اسلام متفق ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

ھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین

فتاویٰ عالمگیری ج۔۲ ص ۲۶۴

یعنی یہ لوگ اسلامی ملت سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین کے احکام ہیں۔

اور ڈاکٹر طاہر القادری ان تمام باطل فرقوں اور اہلسنت والجماعت کو ایک مانتا اور مسلمان جانتا ہے جسکا واضح مطلب ہے کہ اس کے نزدیک ایمان وکفر حق وباطل سنی، دیوبندی رافضی وہابی سب ایک اور یکساں ہیں (العیاذ باللہ تعالیٰ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم) ایمان وکفر کو ایک ماننا کھلا کفر ہے۔

نیز ڈاکٹر طاہر القادری منکرین ضروریات دین کے صریح قطعی کفریات پر یقینی واقفیت کے باوجود ان کی تکفیر نہیں کرتا بلکہ تکفیر سے صاف انکار کرتا ہے اور انھیں مسلمان مانتا ہے ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہی نہیں کہتا بلکہ انکی اقتداء میں نماز پڑھتا ہے جو بموجب حسام الحرمین اور الصوارم الھندیہ صریح کفر ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر طاہر القادری کا یہود ونصاریٰ کو اہل ایمان ماننا اور انھیں کفار ومشرکین میں شمار نہ کرنا قرآن کریم کی صریح تکذیب اور واضح انکار ہے اللہ تعالیٰ عزوجل کا ارشاد ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ (سورۃ البینۃ)

بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے وہ

ہی تمام مخلوق میں بدترین ہیں۔

اور ارشاد فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ (سورۃ الحشر/۲)

وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لئے

ان آیات طیبہ کے علاوہ اور بھی آیات کریمہ ہیں جن میں اہل کتاب کو کافر کہا گیا ہے لہٰذا ڈاکٹر طاہر القادری کا اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو اہل ایمان ماننا اور کافر نہ ماننا قرآن کریم کا کھلا انکار ہے اور یہ بیّن کفر ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری اپنے اقوال و اعمال اور صریح کفریات کی بنا پر کافر و مرتد خارج اسلام ہے اسکی تقریر سننا اور تحریر پڑھنا ناجائز اسکے جلسہ میں شرکت ہرگز جائز نہیں عوام اہلسنت والجماعت پر لازم ہے کہ جب تک وہ اپنے کفریہ اقوال و افعال سے توبۂ صادقہ اعلانیہ نہ کرے اس سے سخت اجتناب کریں اور دور رہیں واللہ الھادی وھوالمستعان

هذا ماظهرلی والعلم بالحق عند ربی جل شانه وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جزیل احمد اسد القادری غفرلہٗ

خادم علم شریف سنبھل یوپی

پاکستان میں طاہر القادری کے خلاف لکھی گئی کتابیں

ڈاکٹر طاہر القادری کے خلاف بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں، آخر یہ لوگ کس کس کے خلاف مقدمہ درج کریں گے اور کہاں تک شخصیت پرستی سے کام لیں گے؟ طاہر القادری کے خلاف لکھی جانے والی بعض کتابوں کی فہرست یہ ہے۔

.عورت کی دیت کا مسئلہ — حضرت غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

.دیت المرأۃ — مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی علیہ الرحمہ

.جواب الجواب — مفتی تقدس علی خان

.دوسرا مودودی آ گیا — مفتی تقدس علی خان

.خطرہ کی گھنٹی — مفتی ابوداؤد محمد صادق

.پروفیسر کا علمی و تحقیقی جائزہ — جسٹس غلام سرور قادری

.بہتر فرقے اور طاہر القادری — جسٹس غلام سرور قادری

.فتنہ طاہریہ کی حقیقت — مفتی محبوب رضا خان

.علمی گرفت پروفیسر طاہر القادری — مفتی محبوب رضا خان

.ضرب حیدری — مفتی غلام رسول قاسمی

.....اس کتاب میں ۳۰ رعلماء کی تقاریظ موجود ہیں جن میں طاہر القادری صاحب کے استاذ علامہ عبدالرشید صاحب رضوی بھی شامل ہیں۔

.الہامات شیطانی — مفتی عبداللہ قادری

.خوابوں کا شہزادہ — مفتی محمد صدیق ہزاروی

.نیا فتنہ — محمد حنیف اختر

.الفتنۃ الجدیدہ — مفتی بشیر القادری

.اسلام اور وارثس مسیحیت — علامہ بشیر القادری صاحب

.متنازعہ ترین شخصیت — محمد نواز کھرل

.....اس کتاب میں ۱۰۰ رسے زائد علماء، وکلاء، صحافیوں اور دانشوروں کے مضامین یکجا ہیں جو طاہر القادری کے خلاف لکھے گئے ہیں۔